

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو پچپن

دانیال کی آخری رؤیا کا انکشاف: دانا کنواریوں کا ایک متوازی سفر

Jeff Pippenger

2024-03-24

ہم نے دانی ایل کے آخری رویا پر اپنے غور کا آغاز اس طرح کیا ہے کہ دانی ایل کو خدا کے آخری ایام کے عہدی لوگوں کی علامت کے طور پر شناخت کیا، اور ہم نے پہلی آیت کو آخری باب کے ساتھ ملا کر ان آخری ایام کے لوگوں کی نبوی خصوصیات کی شناخت شروع کی ہے، جن کی نمائندگی بیلنٹشضر کرتا ہے۔ خدا کے آخری ایام کے عہدی لوگ پہلے فرشتے کی تحریک کے میلریوں کی، اور تیسرے فرشتے کی تحریک کے ایک سو چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتے ہیں۔ میلریوں نے دس کنواریوں کی تمثیل کو پورا کیا، اور وہ تمثیل آخری ایام میں حرف بہ حرف دوبارہ دہرائی جاتی ہے۔

”مجھے اکثر دس کنواریوں کی تمثیل کی طرف رجوع کرایا جاتا ہے، جن میں سے پانچ دانا تھیں اور پانچ نادان۔ یہ تمثیل حرف بہ حرف پوری ہو چکی ہے اور ہوتی رہے گی، کیونکہ اس کا ایک خاص اطلاق اسی زمانہ پر ہے، اور تیسرے فرشتے کے پیغام کی مانند، یہ پوری ہو چکی ہے اور زمانہ کے اختتام تک حال کا سچ بنی رہے گی۔“ ریویو اینڈ پیرلڈ، 19 اگست، 1890۔

آخری ایام کی دونوں تحریکوں کا تجربہ ایڈونٹ ازم کا تجربہ ہے۔

”متی 25 کی دس کنواریوں کی تمثیل بھی ایڈونٹسٹ لوگوں کے تجربہ کو واضح کرتی ہے۔“ The Great Controversy, 393

میلرائٹس پہلے فرشتے کی تحریک کی نمائندگی کرتے تھے، اور ان کے تجربے کی نمائندگی کلیسیا فلاڈیلفیہ نے بھی کی تھی۔ 1856 میں، فلاڈیلفیائی میلرائٹس تحریک لاؤدیقیائی تحریک میں بدل گئی، اور 1863 کی بغاوت میں یہ مزید منتقل ہو کر لاؤدیقیائی سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا میں تبدیل ہو گئی۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار تیسرے فرشتے کی تحریک کی نمائندگی کرتے ہیں، اور ان کے تجربے کی نمائندگی فلاڈیلفیا کی کلیسیا نے بھی کی تھی۔ 1989 میں، کتاب دانیال کی مہر لودکیہ کی سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا کے لیے کھول دی گئی، اور 11 ستمبر 2001 کو لودکیائی ایڈونٹسٹ تحریک شروع ہوئی، اور جولائی 2023 میں فلاڈیلفیائی تحریک کی جانب واپسی کی منتقلی عمل میں آئی۔

بلطشصر، یا دانی ایل، آخری دنوں کی فلاڈیلفیا کی تحریک کی نمائندگی کرتا ہے، جو میلرائٹوں کی فلاڈیلفیا تحریک کو "حرف بہ حرف" دہراتی ہے۔ آخری رؤیا کی پہلی آیت ان آخری دنوں کے لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے، اور آخری رؤیا کی آخری گواہی کو آخری رؤیا کی پہلی گواہی سے مطابقت رکھنی چاہیے۔ دانی ایل کے بارہویں باب کا عملِ تطہیر علم میں اضافے کی نشاندہی کرتا ہے اور ان دو طبقوں کی بھی جو اس کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ بلطشصر آخری دنوں کے داناؤں کی حتمی نمائندگی ہے۔ دانی ایل کے باب بارہ میں کم از کم پانچ نبوی حقائق ہیں جو میلرائٹس تحریک کے لیے لنگر تھے، جنہیں تیسرے فرشتے کی تحریک میں لازماً دہرایا جانا ہے۔

اول، تطہیر کا وہ عمل ہے جو عبادت گزاروں کے دو طبقے وجود میں لاتا ہے، اور یوں آغاز اور اختتام کے دونوں مرحلوں میں دس کنواریوں کی تمثیل کو پورا کرتا ہے۔

لیکن تو، اے دانی ایل، ان کلاموں کو بند کر دے اور کتاب پر مہر لگا دے، یہاں تک کہ آخر کے وقت تک؛ بہتیرے ادھر ادھر دوڑیں گے، اور علم میں اضافہ ہوگا۔ ... اور اُس نے کہا، اے دانی ایل، تو اپنی

راہ لے، کیونکہ یہ باتیں بند کر دی گئی ہیں اور آخر کے وقت تک اُن پر مہر کر دی گئی ہے۔ بہت سے پاک کیے جائیں گے، سفید کیے جائیں گے اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن شریر بدی ہی کریں گے، اور شریروں میں سے کوئی سمجھ نہ پائے گا؛ لیکن دانا سمجھیں گے۔ دانی ایل 12:4، 9، 10۔

دانا اور شریر (احمق) کے درمیان امتیاز اُن کی اس سمجھ پر مبنی ہے کہ وہ اس علم کے اضافے کو، جو "وقتِ آخر" میں کھولا جاتا ہے، کیسے سمجھتے ہیں (ذہنی طور پر تفریق کرتے ہیں)، چلے وہ میلرائٹس کے لیے 1798 میں ہو یا ایک لاکھ چوالیس ہزار کے لیے 1989 میں۔ خدا کے لوگوں کے لیے لازم ہے کہ وہ جانیں کہ ایڈونٹس ازم دس کنواریوں کی تمثیل کا تجربہ ہے، کیونکہ اس فہم کے بغیر وہ یہ سمجھنے کی جستجو نہیں کریں گے کہ آخری نسل کے لیے "وقتِ آخر" کب آیا، یا وہ پیغام کیا تھا جو اُس وقت مہر سے کھولا گیا۔ اگر یہ سمجھ نہ ہو کہ ایڈونٹسٹ تجربہ سچائی کی تدریجی ترقی پر مبنی ایک تین مراحل پر مشتمل آزمائشی عمل ہے، جو "زندگی یا موت" کے انجام تک لے جاتا ہے، تو ہر سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ کی اعلیٰ بلاہٹ کو پہچاننا ناممکن ہے۔ بلطشصر اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو جانتے ہیں کہ وہ اُس تطہیر کے عمل سے گزرے ہیں جسے "پاک کیے گئے، سفید کیے گئے، اور آزمائے گئے" کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ یہی تین مراحل پر مشتمل تطہیر کا عمل خاص طور پر روح القدس کے کام کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔

تاہم میں تم سے سچ کہتا ہوں: تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ میں چلا جاؤں؛ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا؛ لیکن اگر میں روانہ ہو جاؤں تو میں اسے تمہارے پاس بھیجوں گا۔ اور جب وہ آئے گا تو وہ دنیا کو گناہ، راستبازی اور عدالت کے بارے میں ملزم ٹھہرائے گا؛ گناہ کے بارے میں اس لیے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے؛ راستبازی کے بارے میں اس لیے کہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے؛ عدالت کے بارے میں اس لیے کہ اس دنیا کے حاکم پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ مجھے ابھی تم سے بہت سی باتیں کہنا باقی ہیں، مگر تم اب انہیں برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ، یعنی روح سچائی، آئے گا تو وہ تمہیں تمام سچائی میں رہنمائی کرے گا؛ کیونکہ وہ اپنی طرف سے نہیں بولے گا بلکہ جو کچھ سنے گا وہی کہے گا؛ اور وہ آئندہ کی باتیں تمہیں بتائے گا۔ یوحنا 16:7-13۔

روح القدس کا دانا کنواریوں کو "تمام سچائی" میں رہنمائی دینے کا کام اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ دنیا کو گناہ، راستبازی اور عدالت کے بارے میں ملامت کرے—یعنی تنبیہ کرے یا قائل کرے—اور یہی تین مراحل ہیں جو دانی ایل باب بارہ میں کسی کو یا تو دانا کنواری یا نادان کنواری بناتے ہیں۔ وہ پیغام جسے یسوع نے روح القدس کے کام کے طور پر شناخت کیا، وہی "تیل" ہے جو دانی ایل باب بارہ میں داناؤں اور شریروں کے درمیان امتیاز ظاہر کرتا ہے۔ خدا کے آخری ایام کے لوگوں کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کے لیے علم میں اضافے کو سمجھیں، اور اس علم میں یہ پہچان بھی شامل ہے کہ متی باب پچیس کی تمثیل میں وہ یا تو نادان کنواریاں ہیں یا دانا کنواریاں۔

یوحنا کو یہ باتیں پاک رویا میں دکھائی گئیں۔ اُس نے اُس جماعت کو دیکھا جس کی نمائندگی پانچ عقل مند کنواریوں نے کی تھی، جن کے چراغ درست کیے ہوئے اور جل رہے تھے، اور وہ وجد میں پکار اٹھا، 'یہاں مقدسوں کا صبر ہے؛ یہاں وہ ہیں جو خدا کے احکام اور یسوع پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور میں نے آسمان سے ایک آواز سنی جو مجھ سے کہتی تھی، لکھ، اب سے وہ مردے مبارک ہیں جو خداوند میں مرتے ہیں۔ ہاں، روح فرماتا ہے، تاکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پائیں؛ اور اُن کے اعمال اُن کے پیچھے پیچھے جاتے ہیں۔'

بہت سے لوگ جنہوں نے پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات سنے، یہ سمجھتے تھے کہ وہ زندہ رہیں گے تاکہ آسمان کے بادلوں پر مسیح کے آنے کو دیکھ سکیں۔ اگر سب جنہوں نے سچائی پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کیا تھا دانشمند کنواریوں کی طرح اپنا فرض انجام دیتے، تو یہ پیغام اب تک ہر قوم، قبیلہ، زبان اور لوگوں تک پہنچا دیا گیا ہوتا۔ لیکن پانچ دانشمند تھیں اور پانچ بے وقوف۔

سچائی کی منادی دسوں کنواریوں کی طرف سے ہونی چاہیے تھی، مگر صرف پانچ نے وہ تیاری کی تھی جو اس جماعت میں شامل ہونے کے لیے ضروری تھی جو اُس روشنی میں چلتی تھی جو اُن تک پہنچی تھی۔ تیسرے فرشتے کا پیغام ضروری تھا۔ یہ اعلان کیا جانا تھا۔ بہت سے لوگ جو پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کے ماتحت دولہا سے ملنے نکلے تھے، انہوں نے تیسرے فرشتے کے پیغام کو رد کر دیا، جو دنیا کو دیا جانے والا آخری آزمائشی پیغام تھا۔

اسی طرح کا کام اُس وقت انجام پائے گا جب وہ دوسرا فرشتہ، جس کا ذکر مکاشفہ 18 میں ہے، اپنا پیغام دے گا۔ پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات کو دوبارہ دہرایا جانا ہوگا۔ کلیسیا کو یہ پکار دی جائے گی، 'اے میرے لوگو، اُس میں سے نکل آؤ تاکہ اُس کے گناہوں کے شریک نہ بنو۔' 'بابل عظیم گر گیا، گر گیا، اور شیاطین کا مسکن بن گیا ہے، اور ہر ناپاک روح کا ٹھکانا، اور ہر ناپاک اور مکروہ پرندے کا پنجرہ بن گیا ہے۔ کیونکہ سب قوموں نے اس کی حرامکاری کے غضب کی بے پی ہے، اور زمین کے بادشاہوں نے اس کے ساتھ حرامکاری کی ہے، اور زمین کے سوداگروں نے اس کی لذتوں کی فراوانی سے دولت مند ہو گئے ہیں... اے میرے لوگو، اُس میں سے نکل آؤ تاکہ اُس کے گناہوں کے شریک نہ بنو، اور اُس کی آفتوں میں نہ پڑو: کیونکہ اس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں، اور خدا نے اس کی بدکاریاں یاد کی ہیں' [5-18:2 5-18:2]

اس باب کی ہر آیت لے کر غور سے پڑھو، خاص طور پر آخری دو: 'اور چراغ کی روشنی اب تجھ میں برگز نہ چمکے گی؛ اور دولہا اور دلہن کی آواز اب تجھ میں برگز نہ سنی جائے گی؛ کیونکہ تیرے سوداگر زمین کے بڑے لوگ تھے؛ کیونکہ تیری جادوگری سے سب قومیں فریب کھا گئیں۔ اور اس میں نبیوں اور مقدسوں کا، اور ان سب کا خون پایا گیا جو زمین پر قتل کیے گئے۔'

"دس کنواریوں کی تمثیل خود مسیح نے بیان کی تھی، اور اس کی ہر تفصیل کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔ ایک وقت آئے گا جب دروازہ بند ہو جائے گا۔ ہماری نمائندگی یا تو دانا کنواریوں سے ہوتی ہے یا نادان کنواریوں سے۔ ہم ابھی تمیز نہیں کر سکتے، نہ ہی ہمیں یہ اختیار ہے کہ کہیں کہ کون دانا ہے اور کون نادان۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو ناراستی میں حق کو دبائے رکھتے ہیں، اور یہ ظاہراً دانا لوگوں کی مانند نظر آتے ہیں۔" مینسکرپٹ ریلیز، جلد 16، 270۔

ایڈونٹسٹوں کے طور پر، جو قریب الوقوع اتوار کے قانون کے وقت مردوں اور عورتوں کو بابل سے نکلنے کی پکار دینے والے ہیں، ہم "یا تو دانا کنواریوں یا بے وقوف کنواریوں" کی صورت میں پیش کیے گئے ہیں۔ وہ جماعت جسے یوحنا نے "پانچ دانا کنواریوں کی صورت میں، جن کے چراغ تراشے ہوئے اور روشن تھے" دیکھا، اور جسے یوحنا نے مزید ان کے بارے میں یہ کہہ کر متعین کیا کہ ان کے پاس "مقدسوں کا صبر" ہے، اور جو "خدا کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور یسوع کے ایمان کو قائم رکھتے ہیں" — یہی ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں جن پر لازم ہے کہ خدا کے احکام بجا لائیں، یسوع کے ایمان کو بروئے کار لائیں، اور جانتے ہوں کہ وہ متی باب پچیس کی تمثیل والی کنواریاں ہیں۔ انہیں نہ صرف یہ سمجھنا ضروری ہے کہ وہ یا تو دانا کنواریاں ہیں یا بے وقوف، بلکہ انہیں وہ تجربہ بھی دہرانا ہوگا جسے دانی ایل نے "پاک کیے جائیں گے، سفید کیے جائیں گے اور آزمائے جائیں گے" کے طور پر بیان کیا ہے۔

اور انہوں نے تخت کے سامنے، اور چار جانداروں اور بزرگوں کے سامنے، گویا ایک نیا گیت گایا؛ اور اس گیت کو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے سوا، جو زمین میں سے چھڑائے گئے تھے، کوئی نہ سیکھ سکا۔ یہ وہ ہیں جو عورتوں کے ساتھ ناپاک نہیں ہوئے کیونکہ یہ کنواریے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو برہ کے پیچھے جہاں کہیں وہ جاتا ہے چلتے ہیں۔ یہ آدمیوں میں سے خدا اور برہ کے لیے بطور پہلے پھل چھڑائے گئے۔ اور ان کے منہ میں کوئی فریب نہ پایا گیا کیونکہ وہ خدا کے تخت کے سامنے بے عیب ہیں۔ مکاشفہ 5-14:3

دانی ایل باب بارہ میں کم از کم پانچ حقائق پیش کیے گئے ہیں، جو پہلے فرشتے کی میلرائٹ تحریک سے وابستہ ہیں، اور جنہیں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک کے ذریعے دوبارہ دہرائے جائیں گے اور مزید

پوری طرح سمجھ جائیں گے۔ ان حقائق میں سے ایک، دس کنواریوں کی تمثیل سے متعلق تین مرحلوں پر مشتمل تطہیر کا عمل ہے۔ نبوتی وقت کے لحاظ سے ولیم ملر نے جس پہلی حقیقت کو سمجھا، وہ احبار باب چھبیس کے "سات زمانے" تھے، اور اس حقیقت کی نشاندہی دانی ایل باب بارہ میں کی گئی ہے، اور وہیں میلراٹھ تاریخ کی پہلی حقیقت کے طور پر اس کا ذکر ہے۔

لیکن تو، آے دانی ایل، ان باتوں کو بند رکھ اور کتاب پر مہر لگا دے، آخر کے وقت تک۔ بہت سے لوگ ادھر ادھر دوڑیں گے اور معرفت بڑھتی جائے گی۔ پھر میں، دانی ایل، نے نظر کی اور دیکھا کہ دو اور کھڑے تھے، ایک دریا کے کنارے اس طرف اور دوسرا اس طرف دریا کے کنارے۔ اور ان میں سے ایک نے اس مرد سے کہا جو کتان کے لباس میں ملبوس تھا، جو دریا کے پانیوں کے اوپر تھا، کہ ان عجائبات کے انجام تک کتنی مدت ہوگی؟ اور میں نے اس مرد کو سنا جو کتان کے لباس میں ملبوس تھا، جو دریا کے پانیوں کے اوپر تھا، جب اس نے اپنا دہنا ہاتھ اور بایاں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور اس کی قسم کھائی جو ابد تک زندہ ہے کہ یہ ایک وقت اور وقتیں اور آدھا وقت تک ہوگا؛ اور جب وہ مقدس قوم کی قوت کو پراگندہ کر چکے گا تو یہ سب باتیں انجام کو پہنچیں گی۔ اور میں نے سنا، مگر سمجھا نہیں؛ تب میں نے کہا، آے میرے خداوند، ان باتوں کا انجام کیا ہوگا؟ اس نے کہا، اپنے راستے چلا جا، آے دانی ایل، کیونکہ یہ باتیں آخر کے وقت تک بند اور مہر لگائی ہوئی ہیں۔ بہت سے لوگ پاک کیے جائیں گے، سفید کیے جائیں گے اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن شریر بدکاری کرتے رہیں گے، اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھ گا؛ لیکن دانش مند سمجھ جائیں گے۔ دانی ایل 12:4-10۔

یہ عبارت اس بات سے شروع ہوتی ہے کہ کتاب دانی ایل آخری زمانے تک مہر بند رہے، اور یہ عبارت اس بات پر ختم ہوتی ہے کہ کتاب دانی ایل آخری زمانے تک مہر بند رہے۔ کلام دانی ایل کی پہلی اور آخری مہر بندی کے درمیان، "جو ابد تک زندہ ہے" کی قسم کھا کر دی گئی گواہی یہ تھی کہ "یہ ایک زمانہ، دو زمانے، اور آدھا زمانہ تک ہوگا؛ اور جب وہ مقدس قوم کی قوت کو پراگندہ کرنے کا کام پورا کر چکے گا تو یہ سب باتیں ختم ہو جائیں گی۔"

یہ حلفیہ گواہی دینے والا وہی تھا جو پانیوں کے اوپر تھا اور کتان کے لباس میں ملبوس تھا۔ دانی ایل نے نہر حدیقل کے ایک کنارے پر ایک فرشتہ دیکھا اور دوسرے کنارے پر دوسرا فرشتہ، اور انہی میں سے ایک فرشتے نے سوال کیا جس کا جواب پانیوں پر موجود اس ہستی نے دیا۔ سوال یہ تھا، "کب تک؟" یہ وہی ابتدائی دو الفاظ ہیں جو دانی ایل کے آٹھویں باب کی آیت تیرہ میں پوچھے گئے سوال کے ہیں۔

پھر میں نے ایک مقدس کو کلام کرتے سنا، اور ایک دوسرے مقدس نے اس مخصوص مقدس سے جو کلام کر رہا تھا کہا، روزانہ قربانی، اور ویرانی کی سرکشی، کے بارے میں یہ رؤیا کب تک رہے گی کہ مقدس اور لشکر دونوں پامال کیے جائیں؟ اور اس نے مجھ سے کہا، دو ہزار تین سو دنوں تک؛ پھر مقدس پاک کیا جائے گا۔ دانی ایل 8:13، 14۔

وہی نبوی ساخت دونوں گفتگوؤں میں پائی جاتی ہے، سوائے اس کے کہ آٹھویں باب میں دانی ایل دریائے الائی کے کنارے ہے، نہ کہ دریائے حدقل کے۔ آٹھویں باب میں ایک فرشتہ (قدیس) نے اس مخصوص قدیس سے، جو بول رہا تھا، کہا: "کب تک؟" وہ عبرانی لفظ جس کا ترجمہ "وہ مخصوص قدیس" کیا گیا ہے، عبرانی میں "پلمونی" ہے، جس کے معنی ہیں "عجیب شمار کرنے والا" یا "رازوں کا شمار کرنے والا"۔ آٹھویں باب میں یسوع (عجیب شمار کرنے والا) بول رہے تھے، اور ایک اور قدیس نے یسوع (وہ مخصوص قدیس) سے پوچھا، "کب تک؟"

باب بارہ میں، پانی پر کھڑے ہوئے اس ہستی سے، دریائے حدیقل کے ایک کنارے پر موجود ایک فرشتے نے یہ پوچھا: "کب تک؟" ان دونوں مقامات کو سطر بہ سطر ایک ساتھ ملا کر سمجھنا چاہیے۔ باب آٹھ کا پہلا سوال یہ ہے: "مقدس اور لشکر کی پامالی کے بارے میں رویا کب تک ہے، جو پہلے بت پرستی اور پھر پاپائیت کے ذریعے انجام پاتی ہے؟" باب بارہ کا سوال یہ ہے: "ان عجائبات کے انجام تک کتنا عرصہ ہوگا؟"

پھر پلمونی، عجیب شمار کنندہ، جو کتان پہنے ہوئے تھا اور پانیوں پر کھڑا تھا، قسم کھا کر جواب دیتا ہے: "یہ ایک زمانہ، دو زمانے اور آدھا ہوگا؛ اور جب وہ مقدس قوم کی طاقت کو منتشر کر چکے گا، تو یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی۔"

دریائے اُلائی اور حدیقہ کے سوال یہ ہیں: "خدا کے لوگوں کی پراگندگی کی وہ رویا، جو بت پرستی اور پھر پاپائیت کے ذریعے اس طرح پوری ہوتی ہے کہ وہ مقدس اور لشکر کو روندتے ہیں، کب تک رہے گی؟" جواب یہ ہے کہ یہ پامالی 1798 میں ختم ہو جاتی ہے، جب پلمونی کا ملرائیٹ بیگل کو قائم کرنے کا کام شروع ہوتا ہے، اور پھر چھالیس سال بعد 1844 میں ختم ہو جاتی ہے جب مقدس کی تطہیر ہونی تھی۔

باب بارہ میں دانی ایل نے گفتگو سنی، "لیکن میں سمجھ نہ سکا۔" دانی ایل نے سمجھنے کی خواہش ظاہر کی، جب اُس نے مسیح سے پوچھا، "اے میرے خداوند، ان باتوں کا انجام کیا ہوگا؟" اُس کی سمجھنے کی خواہش کا اظہار عاقل کنواریوں کی سمجھنے کی خواہش کی نمائندگی کرتا تھا، کیونکہ پوری گفتگو دانی ایل کی کتاب کے اُس بیان کے دو حوالوں کے درمیان رکھی گئی تھی کہ وہ وقتِ آخر تک مہر بند رہے گی۔ دانی ایل نے اُس خواہش کی نمائندگی کی جو ولیم ملر کے دل میں رکھی گئی کہ وہ اُس سچائی کو سمجھے جو 1798 میں کھول دی گئی، اور پہلی سچائی جس کی طرف اُس کی راہنمائی ہوئی یہ تھی کہ مقدس اور لشکر کی پامالی—پہلے بت پرستی اور پھر پاپائیت کے ذریعے—اُس عرصے میں ہوئی جب مقدس قوم کی قوت پراگندہ کی جا رہی تھی، احبار باب چھبیس کے "سات وقت" کی تکمیل میں۔

سچائی جاننے کی ملر کی خواہش کی نمائندگی دانی ایل کی خواہش کرتی ہے، لیکن ملر کی فہم نامکمل تھی۔ دانی ایل ملر کی خواہش کی نمائندگی کرتا ہے، اور بلتناصر اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جنہیں اس امر اور رؤیا کی مکمل سمجھ حاصل ہے۔ کم از کم پانچ اہم سچائیاں ہیں جو دانی ایل کے باب بارہ میں ملر کے پیروکاروں کے تجربے کا حصہ تھیں، اور جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں ان کی متوازی نظیر پائیں گی۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ انہوں نے دس کنواریوں کی تمثیل کو، اس کے تین مرحلوں پر مشتمل آزمائشی عمل کے ساتھ، پورا کیا اور یہ سمجھا کہ وہ اسے پورا کر رہے تھے؛ اور دوسری یہ کہ وہ احبار کے باب چھبیس کے "سات زمانے" کے سنگ بنیاد کو سمجھتے ہیں۔

ہم اس مطالعے کو اپنے اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

"تب آسمان کی بادشاہی اُن دس کنواریوں کی مانند ہوگی جنہوں نے اپنے چراغ لیے اور دولہا سے ملنے نکلیں۔ اور اُن میں سے پانچ دانشمند تھیں اور پانچ بیوقوف۔ جو بیوقوف تھیں انہوں نے اپنے چراغ تولے لیے، مگر اپنے ساتھ تیل نہ لیا؛ لیکن دانشمندوں نے اپنے چراغوں کے ساتھ اپنے برتنوں میں تیل بھی لیا۔ جب تک دولہا دیر کرتا رہا، وہ سب اونگھتی رہیں اور سو گئیں۔ اور آدھی رات کو پکار ہوئی، دیکھو، دولہا آ رہا ہے؛ اُس سے ملنے نکلو۔ تب وہ سب کنواریاں اٹھیں اور اپنے چراغوں کی بتیاں درست کیں۔ اور بیوقوفوں نے دانشمندوں سے کہا، اپنے تیل میں سے ہمیں دو، کیونکہ ہمارے چراغ بجھ گئے ہیں۔ لیکن دانشمندوں نے جواب دیا، نہیں؛ ایسا نہ ہو کہ ہمارے اور تمہارے لیے کافی نہ رہے؛ بلکہ بیچنے والوں کے پاس جاؤ اور اپنے لیے خرید لو۔ اور جب وہ خریدنے کو گئیں، تو دولہا آ گیا؛ اور جو تیار تھیں وہ اُس کے ساتھ شادی میں اندر چلی گئیں، اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ پھر بعد میں باقی کنواریاں بھی آئیں اور کہنے لگیں، اے مالک، اے مالک، ہمارے لیے دروازہ کھول۔ لیکن اُس نے جواب میں کہا، میں تم سے سچ کہتا ہوں، میں تمہیں نہیں جانتا۔ پس جاگئے رہو؛ کیونکہ تم نہ اُس دن کو جانتے ہو نہ اُس گھڑی کو جس میں ابن آدم آتا ہے۔"

ہم اب نہایت خطرناک زمانے میں زندگی گزار رہے ہیں، اور ہم میں سے کسی کو بھی مسیح کے آنے کی تیاری کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ کوئی بھی نادان دوشیزاؤں کی مثال پر نہ چلے، اور یہ نہ سمجھ لے کہ بحران آ جانے تک انتظار کرنا محفوظ ہوگا، اور پھر اس وقت کے لیے قائم رہنے والا

کردار تیار کر لیا جائے۔ جب مہمانوں کو اندر بلا کر جانچا جائے گا تو مسیح کی راستبازی تلاش کرنا بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ ابھی وہ وقت ہے کہ مسیح کی راستبازی پہن لی جائے—وہ شادی کا لباس جو تمہیں برہ کی شادی کی ضیافت میں داخل ہونے کے قابل بنائے گا۔ تمثیل میں نادان دوشیزائیں تیل کی بھیک مانگتی ہوئی دکھائی گئی ہیں، اور اپنی التجا پر اسے پانے میں ناکام رہتی ہیں۔ یہ ان لوگوں کی علامت ہے جنہوں نے بحران کے وقت قائم رہنے کے لیے کردار سنوار کر اپنے آپ کو تیار نہیں کیا۔ گویا وہ اپنے پڑوسیوں کے پاس جا کر کہیں: اپنا کردار مجھے دے دو، ورنہ میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ جو دانا تھیں وہ اپنا تیل نادان دوشیزاؤں کے ٹمٹمائے چراغوں کو نہیں دے سکتی تھیں۔ کردار منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ نہ خریدا جا سکتا ہے نہ بیچا جا سکتا ہے؛ اسے حاصل کیا جاتا ہے۔ خداوند نے ہر شخص کو مہلت کے اوقات کے دوران راست کردار حاصل کرنے کا موقع دیا ہے؛ لیکن اس نے ایسا کوئی طریقہ نہیں رکھا جس سے ایک انسان دوسرے کو وہ کردار دے سکے جو اس نے کڑے تجربات سے گزر کر، عظیم استاد سے سبق سیکھ کر پیدا کیا ہے—ایسا کردار کہ وہ آزمائش میں صبر ظاہر کرے اور ایسا ایمان عمل میں لائے کہ ناممکنات کے پہاڑ ہٹا سکے۔ محبت کی خوشبو منتقل کرنا ناممکن ہے—کسی دوسرے کو نرمی، معاملہ فہمی اور ثابت قدمی دے دینا ممکن نہیں۔ ایک انسانی دل کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ خدا اور انسانیت کی محبت کو دوسرے دل میں انڈیل دے۔

لیکن وہ دن آنے والا ہے، اور ہم پر قریب آ پہنچا ہے، جب کردار کا ہر پہلو ایک خاص آزمائش سے آشکار ہو جائے گا۔ جو اصول کے وفادار رہیں گے، جو آخر تک ایمان پر قائم رہیں گے، وہی ہوں گے جنہوں نے اپنی آزمائشی مدت کے گزشتہ اوقات میں امتحان اور آزمائش کے دوران سچے ثابت ہو کر مسیح کی مشابہت پر اپنے کردار ڈھالے ہیں۔ وہی ہوں گے جنہوں نے مسیح کے ساتھ گہری شناسائی پیدا کی ہے، جو اس کی حکمت اور فضل کے وسیلے الہی فطرت کے شریک ہوئے ہیں۔ لیکن کوئی انسان دوسرے کو دل کی عقیدت اور ذہن کی اعلیٰ صفات نہیں دے سکتا، اور نہ ہی اخلاقی قوت سے اس کی کمیوں کو پورا کر سکتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک دوسرے کے لیے بہت کچھ کر سکتا ہے اگر ہم لوگوں کے سامنے مسیح جیسی مثال رکھیں، تاکہ انہیں اس راستبازی کے لیے مسیح کے پاس جانے پر آمادہ کریں جس کے بغیر وہ عدالت میں ٹھہر نہیں سکتے۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ دعا کے ساتھ کردار سازی کے اس اہم معاملے پر غور کریں، اور اپنے کردار کو الہی نمونے کے مطابق ڈھالیں۔ دی یوتھ انسٹرکٹر، 16 جنوری، 1896ء۔